وفاق نے ماڈل دینی مدارس کے قیام کا فیصلہ مسترد کردیا

وفاقی وزیر مذہبی امور جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب نے ماڈل دینی مدارس اسکیم شروع کرنے کا ارادہ کیا ہے، اس اسکیم کے متعلق دینی مدارس کے ارباب اور علماء کے موقف معلوم کرنے اور انہیں اعتماد میں لینے کے لیے ۲۴ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو اسلام آباد میں ایک اجلاس بلایا گیا جس میں تمام مکاتب فکر کے وفاقوں کے سربراہان اور نمائندوں کو دعوت دی گئی تھی، راقم کو بھی دعوت نامہ ملا، اس دعوت نامے کے ساتھ "قرطاس عمل" کے عنوان سے ماڈل اسکیم کا ایک تعارف نامہ بھی تھا، اسکیم کے متعلق اس میں تحریر ہے۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت تقریباً چھوٹے بڑے دس ہزار دینی مدارس، کم وبیش دس لاکھ طلبہ کو ملک کے اندر دینی تعلیم فراہم کر رہے ہیں اس وقت یہ مدارس عوام کے عطیات پر چل رہے ہیں جن کے اخراجات تقریباً 1293034 ملین روپے بنتے ہیں یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ نہ صرف قوم اسلامی تعلیم کی ضرورتوں کو محسوس کرتی ہے بلکہ اس کے لیے قیمت ادا کرنے کو بھی تیار ہے تاہم حکومت کی عدم توجہی اور مناسب ملازمتیں نہ ملنے کی وجہ سے دینی تعلیم کا معیار بھی روبہ زوال ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ نوجوان نسل بے روزگاری اور ذہنی دباؤ کا شکار ہے۔ موجودہ حکومت دینی تعلیم کی ترویج و ترقی کے سلسلے میں غافل نہیں۔ اس وقت بھی مسلسل ایک ایسے دینی و دنیوی نظام تعلیم کے اجراء کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے جس میں قدیم و جدید علوم کا امتزاج ہو۔ اور دور جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ بھی۔ چنانچہ 28 جولائی 2000ء کو وفاقی کابینہ کے سامنے وفاقی وزیر مذہبی امور جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی نے ایک اسکیم پیش کی جس میں منجملہ دیگر امور کے، مندرجہ ذیل امور قابل ذکر ہیں: 1۔ ایک آرڈیننس کے تحت دینی مدارس کمیشن کا قیام 2۔ حکومتی سرپرستی میں ماڈل دینی مدارس اور ماڈل دینی دار العلوم کا قیام۔ 3۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی مروجہ پالیسی کے تحت چند منتخب دینی اداروں کو اسلامی یونیورسٹی کا درجہ دینا۔ 4۔ اور دینی مدارس میں دینی تعلیم کے لیے ایک ماڈل نصاب تعلیم کا اجراء۔ چیف ایگزیکٹو نے ان تجاویز کو اصولی طور پر تسلیم کر کے انہیں کابینہ کے سامنے ایک رپورٹ کی صورت میں پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ تعمیل ارشاد میں ایک تفصیلی اور جامع رپورٹ مرتب کی گئی جو ماڈل دینی مدارس کے قیام کے نام سے آج آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔"

اس اجلاس میں صدر وفاق المدارس العربیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم اور راقم السطور کے علاوہ دوسرے مکاتب فکر کے وفاقوں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی، تمام مکاتب فکر کے نمائندوں نے ماڈل دینی مدارس اسکیم کو متفقہ طور پر مسترد کرتے ہوئے ایک یادداشت پیش کی جو راقم السطور نے مذکورہ اجلاس میں پڑھ کر سنائی، ذیل میں وہ یادداشت پیش خدمت ہے۔ (محمد حنیف جالندھری، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ، پاکستان)

محترم و مکرم جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب۔ وفاقی مذہبی امور و زکوۃ و عشر۔ حکومت پاکستان، اسلام آباد

موضوع: پاکستان میں ماڈل دینی مدارس کے قیام کی اسکیم پر غور و مجوزہ آرڈی ننس بابت مدارس کمیشن۔

حوالہ: آپ کا نیم سرکاری مراسلہ نمبر: 2(12) اے ٹی / 2000 مورخہ 9 اکتوبر سنہ 2000ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے ہمیں دینی مدارس کے مسائل پر تبادلۂ خیال کی دعوت دی ہے، اس کے لیے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ ہم اجلاس کے ایجنڈے، دستیاب معلومات اور معروضی حالات کا شرح و بسط کے ساتھ حقیقت پسندانہ تجزیہ کرنے اور تمام مالہ وماعلیہ پر غور کرنے کے بعد اپنا متفقہ موقف تحریری شکل میں آپ کی خدمت عالیہ میں پیش کر رہے ہیں، جو حسب ذیل ہے:

1۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دینی مدارس و جامعات کی حریت فکر و عمل، مالی نصابی و انتظامی خود مختاری، تشرع، تدین اور اسلامی اقدار و اصول پر مشتمل راج ہمارے پاس مسلمانوں کی امانت ہے اور ہم ہر قیمت پر اس کا تحفظ کریں گے۔ اور اگر کسی بھی اقدام، قانون، انتظامی حکم نامے کے اجراء یا ظاہر دستور

عزائم سے ان اداروں کو بلاواسطہ یا بالواسطہ نقصان پہنچنے کا احتمال ہوگا، ہم عواقب و نتائج کی پرواہ کیے بغیر متحد و منظم ہو کر پوری دینی حمیت اور عزیمت و استقامت کے ساتھ ان اداروں کا تحفظ کریں گے۔

2۔آپ نے دینی مدارس و جامعات پر صرف ہونے والی 34۔1293 ملین روپے کی جس تخمینی رقم کا اپنے مراسلے میں ذکر فرمایا ہے، اس کی حقیقی کیت سے قطع نظر، یہ ان اداروں پر عامۃ المسلمین کے کامل اعتماد کا مظہر اتم ہے اور یہ رقوم عوام برضا و رغبت دینی جذبے کے ساتھ ان اداروں کو فراہم کرتے ہیں۔ لہٰذا عامۃ المسلمین کے اس اعتماد کو قائم رکھنا ہماری اخلاقی اور دینی ذمہ داری ہے۔

3۔یہ ادارے پہلے سے کسی موعودہ یا معہودہ مالی وسائل کے بغیر توکلا علی اللہ قائم ہوتے ہیں، تاسیس سے لے کر تکمیل تک ترقی کی منازل طے کرتے ہیں اور یہی توکل ہمارے استغناء کی اصل روحانی و ایمانی قوت ہے اور کسی بھی نوع کی حکومتی مالی پیشکش پر ہم اسے قربان کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہیں۔

4۔ہماری رائے میں ماڈل یا مشابیت کوئی فضا میں معلق ھیولی نہیں ہوتا، بلکہ یہ ایک اضافی اصطلاح ہے۔ ہر ایک کا ماڈل اس کے متعینہ اہداف و مقاصد اور نظریات کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمارے اداروں کے اہداف و مقاصد بھی متعین ہیں اور وہ ہیں اسلامی عقائد و نظریات اور دینی اقدار کا تحفظ، تصلب فی الدین، حمیت دینی اور تدین و تشرع کا ماحول اور تربیت فراہم کرنا اور اس کے لیے رجال کار تیار کرنا۔ ہماری رائے میں یہی مدارس و جامعات ان مقاصد و اہداف کے حصول کے لیے مثال اور ماڈل ہیں اور یہ ہمارے نظریات کا مظہر اتم ہیں۔

5۔آپ اگر اپنے مزاج اور دینی پس منظر کی وجہ سے واقعی ہمارے مدد و معاون اور خیر خواہ ہیں تو موجودہ حکومت کو آمادہ کریں کہ وہ ہماری تنظیم اور وفاقوں کی خود مختاری، نصاب کی تشکیل، امتحانات کے انعقاد اور اسناد کے اجرا کے حق کو حکومتی کنٹرول کے بغیر غیر مشروط طور پر تسلیم کر کے تمام درجات کی اسناد کے معادلے کے لیے آرڈی ننس نافذ کریں۔

6۔ہم آپ پر یہ امر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ دینی مدارس و جامعات سے وابستہ علما اور طلبہ کا مطمح نظر محض روزگار کا حصول نہیں ہے۔ اور قوم کا ہر فرد کھلی آنکھ سے یہ بھی دیکھ رہا ہے کہ فی الوقت پاکستان میں میڈیکل، انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس، ٹیکنالوجی اور سائنسز، کامرس اور آرٹس کے تمام شعبہ جات، جن کی تعلیم لوگ حصول روزگار اور بہتر مستقبل کے لیے حاصل کرتے ہیں، میں سے کسی کے لیے بھی حکومتی سطح پر روزگار کی لازمی ضمانت موجود نہیں ہے۔ لہٰذا ہم متفقہ طور پر آپ پر واضح کرتے ہیں کہ ہم ماڈل مدارس کی مجوزہ اسکیم اور مدارس کمیشن یا کسی اور عنوان سے کسی سرکاری اقدام میں نہ فریق ہوں گے، نہ اس کا حصہ بنیں گے اور نہ ہی اس نظام میں مدد و معاون ہوں گے۔ حکومت اپنے تجربات کے لیے ویسے بھی آزاد ہے اور کسی کو مسئول نہیں ہے۔ جناب والا! ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہماری ان گزارشات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں گے، ان کو ملحوظ رکھیں گے اور ہمارے اور آپ کے درمیان باہمی احترام و رواداری کا تعلق انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ ہم آزادانہ تبادلۂ خیال کا موقع فراہم کرنے پر ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ہم آپ کے تعاون کے متمنی ہیں۔

(۱)۔ مولانا سلیم اللہ خان (صدر) وفاق المدارس العربیہ پاکستان۔ (۲)۔ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی (ناظم اعلیٰ) تنظیم المدارس، پاکستان۔ (۳)۔ مولانا عبدالمالک (ناظم اعلیٰ) رابطہ المدارس پاکستان۔ (۴)۔ میاں محمد نعیم الرحمٰن (ناظم اعلیٰ) وفاق المدارس السلفیہ، پاکستان۔ (۵)۔ سید محمد عباس نقوی (سکریٹری جنرل) وفاق المدارس الشیعہ پاکستان۔ (۶)۔ مولانا گوہر رحمان۔ (صدر) رابطہ المدارس پاکستان۔ (۷)۔ مولانا محمد حنیف جالندھری (ناظم اعلیٰ) وفاق المدارس پاکستان۔ (۸)۔ مولانا غلام محمد سیالوی (ناظم امتحانات) تنظیم المدارس، پاکستان۔ (۹)۔ مولانا ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی (خازن) تنظیم المدارس پاکستان۔ (۱۰)۔ مولانا فتح محمد (نائب صدر) رابطہ المدارس پاکستان۔ (۱۱)۔ پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن (صدر مدرس) جامعہ خلیلیہ برکاتہ حیدر آباد۔ (۱۲)۔ مولانا محمد میاں نوری (صدر مدرس) جامعہ خلیلیہ برکاتہ حیدر آباد۔ (۱۳)۔ مفتی محمد حیات قادری (مہتمم) جامعہ انوار باہو، صدر اتحاد المدارس۔ (۱۴)۔ مولانا شمس الحق خاں (ناظم تعلیمات) جامعہ دار العلوم۔ جامعہ دار العلوم کراچی۔ (۱۵)۔ مولانا قاری عبدالرشید (مہتمم) مدرستہ البنات جان محمد روڈ کوئٹہ بلوچستان۔ (۱۶)۔ مولانا معین الدین لکھوی (مہتمم) جامعہ محمدیہ اوکاڑہ، ملحق وفاق المدارس السلفیہ۔ (۱۷)۔ حضرت مولانا عبیداللہ (مہتمم) جامعہ اشرفیہ، لاہور۔ (۱۸)۔ حضرت مولانا محمد امین محسنات شاہ۔ دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ۔